

سب سے بڑی حیرتِ فضل  
نمبر 3377  
ایک خطبہ  
اشاعت بروز جمعرات، 23 اکتوبر 1913  
واعظ: سی۔ ایچ۔ اسپر جن  
بمقام میٹروپولیٹن ٹیبر نیکل، نیونگٹن

”اور میں بچا رہا۔“  
حزقی ایل 8:9

نجات کسی انسان کی آنکھوں میں اُس وقت سب سے زیادہ روشن دکھائی دیتی ہے جب وہ اُسے اپنی ذات کے لئے پاتا ہے۔ اُس وقت فضل اپنی ساری جلالت کے ساتھ جلوہ گر ہوتا ہے جب ہم اُسے اپنی جان پر خدائی قدرت کے ساتھ کارفرما دیکھتے ہیں۔ ہماری نظر میں ہماری اپنی حالت ہمیشہ سب سے زیادہ ناامید معلوم ہوتی ہے، اور جب ہم پر رحم کیا جاتا ہے تو وہ سب سے غیر معمولی سمجھا جاتا ہے۔ ہم دوسروں کو ہلاک ہوتے دیکھتے ہیں اور تعجب کرتے ہیں کہ وہی انجام ہم پر کیوں نہ آیا۔ جس ہلاکت کا ہمیں خوف تھا اور جس نجات کی مسیح میں ہمیں یقینی خوشی ملی، یہ سب ہماری اپنی نالائقی کے احساس کے ساتھ مل کر ہمیں حیرت سے پکارنے پر مجبور کرتے ہیں: ”اور میں بچا رہا۔“

حزقی ایل نے رویا میں دیکھا کہ خدا کی عدالت کے حکم سے قاتل دائیں اور بائیں قتل کر رہے ہیں، اور جب وہ ہلاک شدگان کے ڈھیر کے درمیان بے ضرر کھڑا تھا تو تعجب سے بولا: ”میں بچا رہا۔“ ممکن ہے وہ دن بھی آئے جب ہم بھی نہایت سنجیدہ خوشی کے ساتھ پکاریں: ”اور میں بھی، حاکمانہ فضل کے سبب، بچ گیا جبکہ اور سب ہلاک ہوئے۔“ خاص فضل ہمیں حیران کرے گا، اور بالخصوص آخری ہولناک دن میں یہ اور زیادہ واضح ہوگا۔

حزقی ایل کی نبوت کے آٹھویں باب میں یروشلم کے لوگوں کی سخت بُت پرستی کی کہانی پڑھو، اور پھر تمہیں اُس عدالت پر تعجب نہ ہوگا جس کے ساتھ خداوند نے بالآخر اُس شہر کو ڈھایا۔ اُو ہم اپنے دلوں کو اس پر لگائیں کہ خداوند نے اُس مجرم قوم کے ساتھ کیونکر برتاؤ کیا۔ ”چھ آدمی اُسے شمال کی طرف کے بالا دروازے سے، اور ہر ایک کے ہاتھ میں ہلاک کرنے کا ہتھیار تھا۔“

ان جلاظوں کے ہاتھوں جو تباہی ہوئی وہ جلد اور نہایت ہولناک تھی—اور وہ دیگر نہایت خوفناک عذابوں کی مثال تھی۔ تاریخ کے ہر ورق میں غور کرنے والی آنکھ ان عدل کی لکیروں کو پہچان سکتی ہے، وہ سرخ نشانات جہاں کائنات کا منصف اپنے عدل کے تقاضے سے کسی قوم پر ہولناک عذاب نازل کرتا ہے۔ یہ سب گزشتہ خدائی انتقام کے مظاہر اُس آنے والی عدالت کی طرف اشارہ کرتے ہیں جو اور زیادہ مکمل اور نہایت ہولناک ہوگی۔

گزشتہ واقعات اُنہدہ کے لئے پیشین گوئی ہیں۔ ایک دن ضرور آنے والا ہے جب خداوند یسوع، جو پہلی مرتبہ نجات دینے کو آیا تھا، دوسری مرتبہ عدالت کرنے کو اترے گا۔ ہمیشہ سے حقارت کی گئی رحمت کے بعد مستحق غضب آیا ہے، اور آخر سب باتوں میں بھی یوں ہی ہونا ہے۔ ”پر اُس کے آنے کے دن کو کون برداشت کرے گا؟ اور جب وہ ظاہر ہوگا تو کون قائم رہ سکے گا؟“ جب گنہگار مارے جائیں گے تو کون بچا رہے گا؟ وہ انصاف کے ترازو اٹھائے گا اور قصاص کی تلوار بے نیام کرے گا۔

جب اُس کے انتقام لینے والے فرشتے زمین کی انگور کی فصل جمع کریں گے تو ہم میں سے کون شکرگزاری اور حیرت کے ساتھ پکارے گا: ”اور میں بچا رہا۔“؟ ایسا شخص یقیناً فضل کی نہایت عجیب نشانی ہوگا، جو اُن عجائباتِ فضل کی صف میں کھڑا ہوگا جن کا ذکر ہم نے اس مقام پر بارہا کیا ہے۔ میں تم میں سے ہر ایک سے پوچھتا ہوں—کیا تم فضل کے بچانے کے نمونہ بنو گے، اور پکارو گے، ”اور میں بچا رہا؟“

ہم اس باب کی نہایت جاندار رویا کو استعمال کریں گے تاکہ ہم مقدس خوف کے ساتھ اُس ہلاکت کی نوعیت کو دیکھ سکیں جس سے فضل ہمیں چھڑاتا ہے۔ پھر ہم اپنے متن کے کلمات ”میں بچا رہا“ پر غور کریں گے، اُسے اُن لوگوں کی شادمانہ صدا تصور کرتے ہوئے جنہیں ہلاکت سے بچنے کا اعزاز ملا۔ اور آخرکار، اُن جذبات پر بھی نظر کریں گے جو بچ نکلنے والوں کے دل میں پیدا ہوتے ہیں۔

—روح القدس کی مدد سے اُو ہم نہایت سنجیدگی سے غور کریں

- وہ ہولناک ہلاکت جس سے نبی نے رؤیا میں خود کو بچا ہوا پایا، اور جسے ہم اُس عدالت کی تصویر سمجھیں گے جو تمام دنیا پر آنے کو ہے۔

سب سے پہلے غور کرو کہ یہ سزا بالکل منصفانہ تھی جو اُن پر نازل ہوئی جنہیں باربا خبردار کیا گیا تھا—ایسی سزا جو انہوں نے اپنی ضد اور سرکشی سے خود اپنے اوپر لائی۔ خُدا نے فرمایا تھا کہ اگر وہ بُت کھڑا کریں گے تو وہ اُن کو ہلاک کرے گا، کیونکہ وہ اپنی الوہیت کی ایسی توہین کو برگز برداشت نہ کرے گا۔ اُس نے انہیں باربا تنبیہ دی، نہ صرف کلام سے بلکہ سخت قضاؤں کے ذریعہ بھی؛ اُن کی زمین ویران کی گئی، اُن کا شہر محصور ہوا، اور اُن کے بادشاہ اسیری میں لے جانے گئے۔

لیکن وہ پھر بھی اپنی گمراہی اور اپنے بُتوں کی پرستش میں ڈٹے رہے۔ پس جب خُداوند کی تلوار میان سے نکلی تو یہ کوئی انوکھی سزا نہ تھی، نہ انتقام کی کوئی اچانک جنبش، نہ کوئی غیر متوقع انجام۔ یوں ہی زندگی کے اختتام پر، اور دنیا کے آخر میں جب عدالت گنہگاروں پر واقع ہوگی، تو وہ بالکل منصفانہ ہوگی اور خُدا کے کلام کی نہایت سنگین تنبیہات کے مطابق ہوگی۔

جب میں اُن ہولناک باتوں کو پڑھتا ہوں جو خُدا کی کتاب میں اُنڈہ عذاب کے بارے میں لکھی ہیں، بالخصوص وہ ہولناک الفاظ جو یسوع نے اُس مقام کے حق میں کہے جہاں اُن کا کھڑا نہیں مرتا اور اُن کی آگ نہیں بجھتی، تو میری رُوح سخت دب جاتی ہے۔ کچھ ایسے ہیں جو عظیم منصف پر عدالت کرتے ہیں اور اُس سزا کو جو وہ نازل کرتا ہے حد سے زیادہ سخت ٹھہراتے ہیں۔

لیکن میری بابت، میں خُدا کے غضب کی شدت کو ناپ نہیں سکتا—لیکن چاہے وہ جتنا بھی بھڑکے، مجھے یقین ہے کہ وہ بالکل منصفانہ ہوگا۔ خُدا کی کسی مخلوق پر ایک بھی غیر ضروری اذیت نہ ڈالی جائے گی۔ یہاں تک کہ وہ جو ابدی ہلاکت کے لائق ٹھہرائے جائیں گے، وہ بھی اُس سے زیادہ برداشت نہ کریں گے جتنا خدائی عدل بالکل ناگزیر ٹھہرائے۔ نہ اُس سے زیادہ جتنا اُن کے اپنے دل اس بات کو قبول کریں کہ یہ اُن کے گناہوں کا واجب اجر ہے اگر اُن کا وجدان سیدھی راہ پر فیصلہ کرے۔

یاد رکھو، یہی دوزخ کی دوزخ ہے کہ انسان جان لے گا کہ وہ بجا سزا بھگت رہا ہے۔ کسی ظالم کے قہر کو سہنا اُس اذیت کے مقابلے میں کچھ نہ ہے جو انسان نے اپنی ہی ضدی اور خود خواستہ گمراہیوں کے سبب اپنے اوپر لادی۔ گناہ اور عذاب فطرت کے قانون میں ایک دوسرے کے ساتھ بندھے ہوئے ہیں—یہ نہ اور طرح ہو سکتا ہے اور نہ ہونا چاہئے۔ یہ واجب ہے کہ بدی کی سزا ملے۔

یروشلم میں جنہیں سزا ملی وہ جلادوں کو ملامت نہیں کر سکتے تھے کہ، ”ہم اس ہلاکت کے مستحق نہیں“—بلکہ کلدانی تلوار کے ہر زخم اور بابل کی کلہاڑی کے ہر شدید وار نے اُن ہی کو آ لیا جن کے دل جانتے تھے کہ وہ محض وہی کاٹ رہے ہیں جو خود بویا تھا۔ اے بھائیو! کیا عجائباتِ فضل ہم ہوں گے اگر اُس عدالت سے جو ہم پوری طرح مستحق تھے، آخرکار بچا لئے جائیں!

یہ بھی نہایت غور کے لائق ہے کہ اس ہلاکت سے پہلے ایک جدائی واقع ہوئی، جس میں انہیں باقی لوگوں سے الگ کر دیا گیا جن کی سیرت مختلف تھی۔ جلادوں کے اپنے سخت کام شروع کرنے سے پہلے ایک شخص اُن میں ظاہر ہوا، جو کتان پہنے ہوئے تھا اور اُس کے پہلو میں محرر کی دوات تھی۔ اُس نے اُن سب کو نشان زد کیا جن کے دل شہر میں ہونے والی بدی پر غمگین تھے۔ جب تک وہ نشان نہ ہو گیا، ہلاک کرنے والے اپنے کام کو شروع نہ کر سکے۔

جب کبھی خُداوند جنگ کے لئے اپنا بازو کھولتا ہے تو وہ پہلے اپنے مقدسوں کو پناہ میں لے لیتا ہے۔ اُس نے طوفان سے دنیا کو نہ ڈبویا جب تک نوح اور اُس کا گھرانہ کشتی میں محفوظ نہ ہو گیا۔ اُس نے سدوم پر ایک قطرہ بھی آگ کا نہ گرنے دیا جب تک لوط صوغر کو نہ نکل گیا۔ وہ اپنے لوگوں کو نہایت احتیاط سے محفوظ رکھتا ہے—نہ طوفان، نہ آگ، نہ وبا، نہ قحط انہیں ضرر پہنچا سکتے ہیں۔

مکاشفہ میں ہم پڑھتے ہیں کہ فرشتہ نے کہا، ”نہ زمین کو ضرر پہنچاؤ، نہ سمندر کو، نہ درختوں کو جب تک ہم اپنے خُدا کے بندوں کی پیشانیوں پر مہر نہ کر دیں۔“ انتقام کو اپنی تلوار میان میں رکھنی ہے جب تک محبت اپنے پیاروں کو محفوظ نہ کر لے۔ جب مسیح زمین کو ہلاک کرنے آئے گا تو وہ پہلے اپنے لوگوں کو اُٹھا لے گا۔ پیشتر اس کے کہ عناصر شدید حرارت سے پگھلیں اور کائنات کے ستون قہرناک خُدا کے غضب کے بوجھ سے لرزیں، وہ اپنے برگزیدوں کو ہوا میں اُٹھا چکا ہوگا تاکہ وہ ہمیشہ اُس کے ساتھ رہیں۔

جب وہ آئے گا تو قوموں کو ایسے جدا کرے گا جیسے چرواہا بھیڑوں کو بکریوں سے جدا کرتا ہے—اُس کی کوئی بھیڑ ہلاک نہ ہوگی۔ وہ گہیوں میں سے بھوسہ الگ کرے گا مگر ایک بھی خوشہ خطرہ میں نہ پڑے گا۔ اے کاش ہم بھی اُن منتخبوں میں شمار ہوں اور اُس کی قدرت کا تجربہ کریں کہ وہ ہمیں غضب کے دن میں محفوظ رکھ سکتا ہے۔ کاش ہم میں سے ہر ایک اُس وقت کہ ”جب مادے کا ڈھانچہ ٹوٹے گا اور جہانوں کا تصادم ہوگا، یہ کہہ سکے:“ اور میں بچا رہا۔

اے عزیز دوست، کیا تیرا خیال ہے کہ تیری پیشانی پر نشان ہے؟ اگر اسی دم میری آواز قیامت کے صور سے دب جائے تو کیا تُو اُن میں ہوگا جو سلامتی اور جلال کے لئے جاگیں گے؟ کیا تُو یہ کہہ سکے گا، ”ہجوم میرے گرد ہلاک ہوا، پر میں بچا رہا؟“ ایسا تب ہی ہوگا اگر تُو اُن گناہوں سے نفرت کرتا ہے جو تجھے گھیرے ہوئے ہیں، اور اگر تُو نے اپنی جان پر یسوع کے خون کا نشان پا لیا ہے۔ اگر نہیں، تو تُو نہ بچے گا، کیونکہ نجات کا کوئی اور دروازہ نہیں مگر اُس کا نجات بخش نام۔ خُدا ہمیں یہ فضل دے کہ ہم اُس منتخب جماعت میں شمار ہوں جو عہد کی مہر اور اُس کے نشان کو رکھتے ہیں جو اپنی قوم کو گنتا ہے۔

اگلی بات یہ ہے کہ یہ عدالت درمیانی کے ہاتھ میں رکھی گئی تھی۔ میں چاہتا ہوں کہ تُو اس پر غور کرے۔ اس باب کے مطابق دیکھ کہ جہاں تک وہ شخص نہ پہنچا جس کے پاس دوات تھی وہاں کوئی ہلاکت نہ ہوئی۔ پھر دسویں باب میں ہم پڑھتے ہیں: ”ایک کروبی نے کروبیوں کے بیچ کی آگ میں سے اپنا ہاتھ بڑھایا، اور اُسے اُس کے ہاتھ میں رکھا جو کتان پہنے تھا، اور وہ ”لے کر باہر گیا، اور اُس کو شہر پر چھڑکا۔“

دیکھ، قدیم زمانہ میں خُدا کا جلال کروبیوں کے درمیان ظاہر ہوتا تھا، یعنی کفارہ گاہ پر، اور جب تک وہ نور چمکتا رہا، یروشلم پر کوئی عدالت نہ آئی، کیونکہ خُدا مسیح میں ملامت نہیں کرتا۔ لیکن جب ”اسرائیل کے خُدا کا جلال اُس کروبی پر سے اُٹھ کر گھر کی دہلیز پر گیا“ تو عدالت نزدیک آ گئی۔

جب خُدا اب انسان کے ساتھ مسیح میں نہ برتاؤ کرتا ہے تو اُس کا غضب آگ کی مانند بھڑکتا ہے، اور وہ رحمت کے سفیر کو قہر کا پیغامبر ٹھہراتا ہے۔ وہی شخص جس نے قلم سے نجات یافتہ کو نشان زد کیا تھا اُس نے شہر پر انگارے بھی پھینکے اور ہلاکت کا راستہ بھی دکھایا۔ یہ اور کیا سکھاتا ہے سوائے اس کے کہ ”باپ کسی پر عدالت نہیں کرتا بلکہ اُس نے ساری عدالت بیٹے کو سونپ دی ہے؟“ اِس سے زیادہ بولناک سچائی اور کوئی نہیں کہ مسیح ہی منصف ہوگا۔

اے لاپرواہ لوگو، سوچو—وہی مسیح جس نے کلوری پر جان دی، وہی تجھے سزا دے گا۔ خُدا اسی انسان یسوع مسیح کے وسیلہ دنیا کی عدالت کرے گا۔ وہی ہے جو بادلوں پر آئے گا اور اُس کے سامنے سب قومیں جمع کی جائیں گی۔ اور جب وہ جنہوں نے اُسے حقیر جانا اُس کے چہرے کو دیکھیں گے تو ناقابل بیان دہشت میں پڑ جائیں گے۔ نہ بجلیاں، نہ گرجیں، نہ آخری صور کی بولناک گونج انہیں اتنا نہ لرزائے گی جتنا اُس مجروح محبت کا چہرہ۔

تب وہ پہاڑوں اور ٹیلوں سے پکاریں گے کہ ہمیں اُس کے چہرے سے چھپا لو جو تخت پر بیٹھا ہے۔ لیکن یہ وہی چہرہ ہے جو گنہگاروں کے لئے رویا، وہی چہرہ جو ملامت کرنے والوں نے کانتوں کے تاج سے خون آلود کیا، وہی خُدا مجسم کا چہرہ ہے جو لامحدود رحمت میں بنی نوع انسان کو بچانے آیا! پر کیونکہ انہوں نے اُسے رد کیا، کیونکہ وہ نجات نہ چاہتے تھے، کیونکہ انہوں نے اپنی خواہشات کو لامحدود محبت پر ترجیح دی، اور خُدا کی سب سے بڑی مہربانی کو ٹھکراتے رہے، اسی لئے وہ کہیں گے، ”ہمیں اُس کے چہرے سے چھپا لو“—کیونکہ وہ چہرہ اُن کے لئے سب سے زیادہ الزام دینے والا اور سب سے زیادہ ملامت کرنے والا ہوگا۔ کیا بولناک سچائی ہے! جتنا تُو اِس پر غور کرے گا، اتنی ہی تیری جان دہشت سے بھر جائے گی! کاش یہ تجھے یسوع کی طرف دوڑنے پر مجبور کرے، تاکہ اُس دن تُو اُسے خوشی سے دیکھے۔

یہ بھی بیان کیا گیا ہے کہ یہ ہلاکت مقدس سے شروع ہوئی۔ فرض کر کہ خُداوند اپنے غضب میں لندن پر آئے—وہ کہاں سے مارنا شروع کرے گا؟ کوئی کہہ سکتا ہے، ”یقیناً ہلاک کرنے والا فرشتہ موسیقی کے نچلے آٹوں اور رقص گاہوں کو تباہ کرے گا، یا ہمسامندہ بستیوں اور شراب خانوں کو، یا قید خانوں اور بدچلنوں کے ٹھکانوں کو صاف کرے گا۔“

لیکن اُس آیت کے گرد کے کلام پر نگاہ کر: خُداوند کہتا ہے، ”میرے مقدس سے شروع کرو۔“ کلیسیاؤں سے شروع کرو، عبادت خانوں سے شروع کرو، کلیسیائی ارکان سے شروع کرو، خادموں سے شروع کرو، اسقفوں سے شروع کرو، اُن سے شروع کرو جو انجیل کے استاد ہیں۔ مذہبی دنیا کے پیشواؤں سے شروع کرو، اُن بڑے دعوے داروں سے شروع کرو جنہیں نمونہ سمجھا جاتا ہے۔ پطرس کیا کہتا ہے؟ ”کیونکہ وقت آ پہنچا ہے کہ عدالت خُدا کے گھر سے شروع ہو۔ اور اگر پہلے ہم ہی سے ہو تو اُن کا انجام کیا ہوگا جو خُدا کی خوشخبری پر ایمان نہیں لاتے؟ اور اگر راستباز ہی بمشکل نجات پائے گا تو بے دین اور گنہگار کہاں ”دکھائی دیں گے؟“

ہلاک کرنے والوں نے سب سے پہلے ہیکل کے سامنے کے بزرگوں کو قتل کیا، یعنی قوم کے ستر بزرگوں کو، کیونکہ وہ پوشیدہ بُت پرست تھے۔ تُو یقین رکھ کہ جب انہیں بخشا نہ گیا تو عام لوگوں کے ساتھ اور بھی سختی ہوئی۔ اے کلیسیا کے بزرگو، اے مسیح کے خادمو—عدالت ہم ہی سے شروع ہوگی۔ ہمیں اُس عظیم عدالت گاہ پر دوسروں سے زیادہ نرمی کی توقع نہ رکھنی چاہئے۔ بلکہ اگر کسی کے لئے خاص طور پر اخلاص کی جانچ ہوگی تو وہ ہم ہیں جنہوں نے اپنے اوپر دوسروں کو نجات دہندہ کی طرف لانے کی ذمہ داری لی ہے۔ اس لئے ہمیں نہایت ہوشیار رہنا چاہئے کہ ہم نہ دھوکہ کھائیں نہ دھوکہ دیں، کیونکہ اُس دن ہم ضرور ظاہر کر دیے جائیں گے۔ ریاکاری کرنا سراسر حماقت ہے۔ کیا آدمی اپنے خالق کو فریب دے گا یا قادر مطلق کو دھوکا

دے گا؟ برگز نہیں۔ اے کلیسیائی ارکان، سب کو جانچو کیونکہ عدالت تم ہی سے شروع ہوگی۔ خُدا کی آگ صُیون میں ہے اور اُس کی بھٹی یروشلیم میں۔

پرانے زمانہ میں لوگ پناہ کے لئے کلیسیاؤں اور مقدس جگہوں میں بھاگتے تھے۔ ہر بہ کس قدر بے فائدہ ہوگا جب خُدا کے انتقام لینے والے نکلیں گے، کیونکہ وہیں سے تباہی شروع ہوگی! کس شدت سے تلوار اُن ظاہری دعوے داروں پر چلے گی۔ وہ لوگ جو اپنے آپ کو خُدا کے خادم کہتے تھے مگر دراصل ابلیس کے غلام تھے۔ جو خُداوند کے پیالے سے پیتے تھے پر اپنی خواہشات کی شراب سے مست تھے۔ جو جھوٹ بولتے، فریب کرتے، زنا کرتے اور پھر بھی خُداوند کی مقدس میز پر آنے کی اجرات کرتے تھے!

کتنی کاٹ کٹائی ہوگی ایسے بیکار دعوے داروں کے درمیان! بہتر تھا کہ ایسے لوگ کبھی پیدا ہی نہ ہوتے، یا اگر پیدا ہوتے تو اُن کا نصیب کسی غیر قوم کی نادانی میں ہوتا، تاکہ وہ زندہ خُدا سے جھوٹ بول کر گناہ پر گناہ نہ بڑھاتے۔ ”میرے مقدس سے شروع کرو۔“ یہ کلام اُن سب کے لئے نہایت سخت ہے جو زندہ ہونے کا دعویٰ رکھتے ہیں مگر مُردہ ہیں۔ خُدا ہمیں یہ فضل دے کہ ان آزمائش کے دنوں میں، جب بہت سے گر پڑیں گے، ہم ہر امتحان سے بچ نکلیں اور فضل کے وسیلہ آخرکار یہ پکار اٹھیں: ”اور ”میں بچا رہا۔“

جب ہلاک کرنے والوں نے مقدس سے اپنا کام شروع کیا تو یہ بھی ظاہر ہوا کہ اُنہوں نے کسی کو نہ بخشا سوائے اُن کے جن پر نشان تھا۔ بوڑھے اور جوان، مرد اور عورت، کابین اور عوام سب مارے گئے جن پر مقدس نشان نہ تھا۔ اور یوں ہی آخری عظیم دن میں سب گنہگار جو مسیح کی طرف نہ بھاگے ہوں گے ہلاک ہوں گے۔ ہمارے معصوم بچے جو طفولیت میں مر گئے ہم یقین رکھتے ہیں کہ وہ یسوع کے خون سے دھوئے گئے اور سب کے سب نجات پائے۔ لیکن باقی بنی نوع انسان کے لئے جو جواب دہی کے برسوں کو پہنچے، اُن کے لئے صرف دو ہی باتیں ہوں گی۔ یا تو وہ مسیح پر ایمان کے سبب نجات پائیں گے یا پھر خدائی غضب کا پورا بوجھ اُن پر گرے گا۔ ہر ایک پر یا تو مسیح کے قلم کا نشان ہوگا یا مسیح کی تلوار کا۔

کسی کو اُس کے مالدار ہونے کے سبب نہ چھوڑا جائے گا، نہ کسی کو اُس کے عالم ہونے کے سبب، نہ کسی کو اُس کی فصاحت کے سبب، نہ کسی کو اُس کے عزت دار ہونے کے سبب۔ وہی محفوظ ہیں جو مسیح کے خون کے نشان سے مہر کئے گئے ہیں! اُس نشان کے بغیر سب ہلاک ہیں! یہی ایک جدا کرنے والا نشان ہے۔ کیا تُو اُسے رکھتا ہے؟ یا کیا تُو اپنے گناہوں میں مرے گا؟ فوراً یسوع کے قدموں میں گر اور اُس سے التجا کر کہ وہ تجھے اپنا نشان دے، تاکہ تُو بھی اُن میں شامل ہو جو خوشی سے یہ ”صدا بلند کریں گے:“ اور میں بچا رہا۔“

—اب دوسری بات جس پر میں خاص طور پر تیرا دھیان دلانا چاہتا ہوں یہ ہے

”دوم۔ وہ لوگ جو بچ نکلے، جو ہر ایک یہ کہہ سکے:“ اور میں بچا رہا۔“

ہمیں بتایا گیا ہے کہ جن لوگوں کو رحم کے نشان سے نشان زد کیا گیا وہ وہی تھے جو ”ان میں ہونے والی مکروہ چیزوں پر آپس بھرتے اور روتے تھے۔“ اب، ہمیں اِس بات پر انتہائی دھیان دینا چاہئے۔ یہ میرے الفاظ نہیں ہیں — یاد رکھو — یہ خُدا کا کلام ہے اور اِس لئے میں تم سے التجا کرتا ہوں کہ خود سنو اور وزن کر کے دیکھو۔

ہم یہ نہیں پڑھتے کہ وہ تباہ کن تلوار اُن خاموش لوگوں کے پاس سے گزری جو کبھی کسی کا نقصان نہ کرتے تھے — اس طرح کی معافی کا کہیں ذکر نہیں۔ نہ یہ ریکارڈ کہتا ہے کہ خُدا نے اُن پروفیسروں کو بچایا جو دانائی سے چلے اور مرنے تک اپنا اچھا نام و شہرت رکھے رہے۔ نہیں، صرف وہی لوگ بچائے گئے جو قلباً مصروف تھے — اور یہ قلبی مصروفیت دردناک نوعیت کی تھی — وہ آپس بھرتے اور روتے تھے کیونکہ برائی چاروں طرف چھائی ہوئی تھی۔ انہوں نے اسے دیکھا، اس کی مخالفت کی، اس سے اجتناب کیا، اور آخر میں، اس پر مسلسل روئے۔

جہاں گواہی ناکام ہو گئی وہاں اُن کے لئے ماتم باقی رہا۔ وہ عام مشغولیات سے کنارہ کش ہو کر بیٹھ گئے اور دل کی آہیں بھر بھرا کر نکل دیں کیونکہ اُن برائیوں کا ان کے بس میں علاج نہ تھا۔ اور جب انہیں محسوس ہوا کہ آپس اکیلے کسی فائدے کی حامل نہیں ہیں تو انہوں نے خُدا سے دعا میں فریاد کی کہ وہ آوے اور ان خوفناک بلاؤں کا خاتمہ کرے جو ملک پر چھائی ہوئی تھیں۔

میں سخت بات نہیں کرنا چاہتا لیکن میں حیران ہوں کہ اگر میں مذہبی پروفیسروں کی خفیہ زندگیاں پڑھ سکتا تو کیا مجھے معلوم ہوتا کہ وہ سب دوسرے لوگوں کے گناہوں پر آپس بھرتے اور روتے ہیں؟ کیا اُن میں سے ایک دسواں حصہ بھی اِس میں مشغول ہے؟ مجھے ڈر ہے کہ کچھ لوگوں کو چاروں طرف پھیلے ہوئے گناہ دیکھ کر زیادہ تشویش نہ ہوتی۔ وہ کہتے ہیں کہ وہ افسوس

کرتے ہیں، مگر یہ بات اُن کو زیادہ پریشان نہیں کرتی، یا اتنا تکلیف نہیں دیتی جتنا کھوئے ہوئے چھ اُنا کا دکھ یا کٹے ہوئے انگوٹھے کا زخم دیتی۔

کیا کبھی تم نے محسوس کیا کہ غیر پرہیزگار بیٹے پر تمہارا دل ٹوٹ جائے گا؟ میں یقین نہیں کرتا کہ اگر تمہارا ایسا بیٹا ہے اور تم نے اس کے لئے ٹرپ نہ محسوس کی تو تم مومن ہو۔ کیا کبھی تم نے محسوس کیا کہ تم اپنی جان دے دینے کو تیار ہو تاکہ اپنی بیٹی کو بچا سکو؟ میں مانگ نہیں سکتا کہ تم ایک مسیحی عورت ہو اگر تم نے کبھی اس قدر نہ سوچا۔

جب تم بازار میں گزرے اور کسی قسم کی قسم سنی تو کیا تمہارے اندر خون ٹھنڈا نہیں پڑ گیا؟ کیا بدکاروں کی وجہ سے تم پر وحشت طاری نہ ہوئی؟ اگر ایسا نہ ہوا تو تمہارے اندر زیادہ فضل نہ ہوگا۔ اگر تم دنیا میں بلا تکان آرام سے اوپر نیچے چل سکتے ہو کیونکہ تمہارا کاروبار پھلتا پھولتا ہے، اور حالات تمہارے موافق ہیں، اگر تم شہر کے گناہ و غربت کے المیے اور اُن سے آنے والے ابھی بڑے المیے کو بھلا دیتے ہو، تو خُدا کا محبت تمہارے اندر کیا ٹھکانہ رکھتی ہے؟ نجات کا نشان صرف اُن پر لگتا ہے جو آپیں بھرتے اور روتے ہیں — اگر تم بے دل اور لاپرواہ ہو تو تم پر کوئی ایسا نشان نہیں۔

کیا ہم ہمیشہ بدبخت رہیں گے؟ ”ایک کہتا ہے۔ بالکل نہیں۔ خوشی کے بہت سے اور بھی اسباب ہیں، مگر اگر ہمارے بمنوعوں کی بُری حالت ہمیں آپیں بھرنے اور رونے پر مجبور نہ کرے تو پھر ہم میں خُدا کا فضل نہیں ہے۔“ خُدا کی قسم، ہر آدمی کو اپنے آپ کا خیال رکھنا چاہئے۔ ”یہ کینن کی زبان ہے — ”کیا میں اپنے بھائی کا نگران ہوں؟“ ایسی گفتگو شیطان اور اُس کی نسل کے مزاج کے مطابق ہے، مگر آسمان کا وارث ایسی زبان سے نفرت کرے گا۔

اصل مومن اپنی نسل سے محبت کرتا ہے اور اس لئے وہ اس کو پاک و خوش دیکھنے کی تمنا رکھتا ہے۔ وہ لوگوں کو گناہ کرتے اور یوں خُدا کی بے حرمتی اور اپنی تباہی دیکھنا برداشت نہ کر سکتا۔ اگر ہم واقعی خدا کو محبت کرتے ہیں تو بعض اوقات رات کو جاگ کر آپیں بھر بھرا کریں گے کہ کس طرح اُس کا نام بتک کیا جاتا ہے اور اُس کی خوشخبری کا پیش رفت کم ہے۔ ہم افسردہ ہوں گے کہ لوگ اُس جلالی خُدا کو حقیر جانیں جس نے انہیں پیدا کیا اور روزانہ انہیں برکات سے مالا مال کیا۔

کبھی کبھی میرے دل پر ایسا بوجھ ہوتا ہے جیسا کوئی پہاڑ، جو میری روح کو گھرا رکھتا ہے، یہ سوچ کر کہ یسوع کو رد کیا جاتا ہے، اور کہ اس بائبلوں کی سرزمین میں جہاں لیٹمر نے شمع جلائی جسے کبھی بجھایا نہ جائے گا، پھر وہی پُرانا جنون لوٹ رہا ہے اور بہت سے لوگ پھر ان حسد کی تصاویر کے آگے سر جھکانے لگے ہیں جو وہ قصائد اٹھا چکے ہیں۔

ہاں، ہمارے ہاں پھر سے کابن ہیں۔ تم انہیں اپنے لمبے اور بدصورت لباسوں میں ہر گلی میں دیکھ سکتے ہو۔ اور عورتیں اُن کے سامنے اعتراف کرنا شروع کر چکی ہیں! شرم! شرم! مجھے حیرت ہے کہ جرأت مندانہ وہ سرخ شرمساری کسی کے چہرے پر کیوں نہیں آتی جو اعتراف کے لئے مقرر کردہ سوال پوچھنے یا جواب دینے کی جرأت کرتا ہے، اور پھر بھی سوال کئے جاتے ہیں، حیا پامال ہوتی ہے، اور ہجوم خاموشی سے دیکھتا رہتا ہے۔

میرے ہم وطن روم کی طرف لوٹ رہے ہیں۔ اُن کے باپوں کا شریف خون خُدا کے لئے بہایا گیا اور اُن کے بیٹوں کی رگوں میں کوئی بچا نہ تھا۔ پچھلے برسوں کی جدوجہد کس لئے؟ کرومویل کے عظیم بازو اور ملک کی صفائی کس لئے بیہودہ؟ پیوریتنوں کا پُلٹ سے نکالا جانا اور غربت و مظالم میں گواہی دینا سب رائیگاں؟ انگلینڈ پھر پاپی روم کی بنائی زنجیروں کو پہنانے کو ہو! گا؟ اے میرے خُدا، اس کو روک

اگر ہزاروں کی جان جا بھی جائے تو روک دے، کیونکہ ہم خوشی سے مر جائیں گے اپنے ملک کو اسی لعنت سے بچانے کے لئے۔ اگر تم کبھی رسم و رواج کی بڑھتی ہوئی لہر کے سبب آپیں بھرتے اور روتے نہ ہو تو میں تجھے سمجھ نہ پاتا۔ تم کس مٹی کے بنے ہو؟ ”اوہ، مگر میرا کاروبار بہت اچھی طرح چل رہا ہے۔“ ہاں، اور جب جائیں بچتی ہیں تو میرا بھی کاروبار پھلتا ہے، مگر جب وہ گمراہی کی طرف لے جائیں تو میرا کاروبار پھل نہ کھاتے اور مجھے نقصان پہنچے۔ جب مسیح کا ملک آتا ہے تو مجھے خوشی ہوتی ہے، مگر آسمان کے نیچے کچھ بھی مجھے ٹھوس اطمینان نہ دے گا اگر میرے رب کا کام رک گیا ہو۔ کاش ہم سب اس قدر خدا کے جلال میں متوجہ ہوں کہ انسانیت کی بدکاری ہمیں دل سے غمین کر دے۔

مگر یہ اُن کا ماتم نہ تھا جس نے بجائے جانے والوں کو نجات دی — بلکہ وہ نشان جو اُن سب کو ملا تھا نے انہیں ہلاکت سے محفوظ رکھا۔ ہم سب کو یسوع مسیح کا نشان بردار ہونا چاہئے۔ وہ کیا ہے؟ وہ کفارہ خون پر ایمان کا نشان ہے۔ یہی چندہ لوگوں کو جدا کرتا ہے اور یہی واحد نشان ہے۔ اگر تمہارے پاس وہ نشان ہے — اور تمہارے پاس وہ نہیں جب تک تم دوسرے لوگوں کے گناہوں پر آپیں بھر کر روتے نہ ہو — تو پھر آخری دن کسی عدالت کی تلوار تمہارے قریب بھی نہ آئے گی۔

کیا تم نے وہ کلمہ پڑھا، ”پر کسی آدمی کے پاس جس پر نشان ہے، نہ جانا۔“ یہاں تک کہ نشان یافتہ کے قریب بھی نہ جانا کہ مبادا وہ خوف کھائیں۔ وہ شخص جس پر فضل کا نشان ہے، وہ بُرائی کے قریب آنے سے بھی محفوظ ہے۔ مسیح اُس کے لئے خون

بہایا، اس لئے وہ مر نہیں سکتا، نہ مرنا چاہئے۔ اے ہلاکت کے ہتھیار اٹھانے والو، اُسے اکیلا چھوڑ دو۔ جس طرح موت کا فرشتہ جب مصر کے ملک سے گزرا تو اُسے منع کیا گیا کہ کسی ایسے گھر کو نہ چھوئے جس کے چوکھٹ اور دونوں بازوؤں پر برہ کا خون تھا، اسی طرح یہ یقینی ہے کہ انتقامی عدالت اُس انسان کو نہ چھو سکے گی جو مسیح یسوع میں ہے۔

کون ہے جو سزا دے، جب کہ مسیح مر گیا؟ پس کیا تم پر خون کا نشان ہے؟ ہاں یا نہیں؟ اس سوال پر اپنے آپ کو آزمانے سے انکار نہ کرو۔ اسے یوں ہی فرض نہ کر لو کہ کہیں دھوکہ نہ کھاؤ۔ یقین مانو، تمہارا سب کچھ اسی پر موقوف ہے۔ اگر تم اُس ”شخص کے ذریعہ، جو سُوتی لباس پہنے ہوئے ہے، درج نہیں ہو تو تم یہ نہ کہہ سکو گے، “اور میں بچا رہا۔

—اب میں آخری نکتہ پر آتا ہوں جس پر کلام کرنا چاہتا ہوں۔ وہ کیا تھے

### III

”۔ نبی کے جذبات جب اُس نے کہا، “اور میں بچا رہا؟

اُس نے دیکھا کہ آدمی دائیں بائیں گر رہے ہیں، اور وہ آپ ہی ایک خون کے سمندر کے بیچ ایک تنہا چٹان کی مانند کھڑا رہا۔ اور “اُس نے تعجب سے پکارا، “اور میں بچا رہا۔

سنیں وہ آگے کیا کہتا ہے—”میں اپنے منہ کے بل گر پڑا۔“ وہ خاکساری سے زمین پر ڈھیر ہو گیا۔ کیا تمہیں اُمید ہے کہ تم نجات پا گئے ہو؟ تو اپنے منہ کے بل گر پڑو! اُس جہنم کو دیکھو جس سے تم چھڑائے گئے ہو اور خُداوند کے حضور جھک جاؤ۔ تم کیوں بچائے گئے اور کوئی اور کیوں نہیں؟ ہرگز تمہارے کسی کمال کے سبب نہیں، بلکہ صرف خُدا کی خودمختار فضل کے باعث۔ اپنے منہ کے بل گر پڑو اور اپنے قرضداری کا اقرار کرو

،کیوں مجھے تیری آواز سننے کو بنایا گیا“  
،اور جب جگہ باقی تھی تو میں اندر داخل ہوا  
،جبکہ ہزاروں نے تباہی کا انتخاب کیا  
“اور انا گوارا نہ کیا بلکہ بھوکے مر گئے؟

“اور میں بچا رہا۔“

اگر کوئی شخص شرابی رہا ہو اور آخرکار اُسے مسیح کی طرف بھاگنے کی توفیق دی گئی ہو، جب وہ کہے گا “اور میں بچا رہا،“ تو اُس کی آنکھوں سے گرم آنسو اُبل پڑیں گے، کیونکہ دوسرے بہت سے شرابی دیوانگی میں ہلاک ہو گئے۔ جو شخص علانیہ گناہگار رہا ہو، جب وہ نجات پائے گی، تو وہ اس پر حیران ہوئے بغیر نہ رہ سکے گی۔ درحقیقت ہر نجات یافتہ اپنی ہی نظر میں ایک تعجب ہے۔

یہاں کوئی بھی اپنی نجات میں فضلِ الہی پر مجھ سے زیادہ تعجب نہیں کرتا۔ کیوں میں چُنا گیا، بُلایا گیا اور بچایا گیا؟ میں اس کو کبھی نہ سمجھ سکوں گا—لیکن ہمیشہ ستائش، برکت اور تمجید کروں گا اپنے خُداوند کی، جس نے محبت کی نظر مجھ پر ڈالی۔ اے عزیزو، کیا تم بھی یہی نہ کرو گے اگر تمہیں یہ احساس ہے کہ فضل سے تم بچا لیے گئے ہو؟ کیا تم اپنے منہ کے بل نہ گر پڑو گے اور اُس رحمت کو نہ جلال دو گے جس نے تمہیں دوسروں سے جُدا کیا؟

پھر نبی نے آگے کیا کیا؟ جب اُس نے پایا کہ وہ بچا رہا، اُس نے دوسروں کے لئے دُعا کرنا شروع کیا۔ ”ہائے، اے خُداوند، کیا تُو بنی اسرائیل کے باقیات سب کو ہلاک کرے گا؟“ شفاعت نئے دل کی فطرت ہے۔ جب مومن پاتا ہے کہ وہ محفوظ ہے، تو وہ اپنے ہموطنوں کے لئے دُعا کرنے پر مجبور ہوتا ہے۔

اگرچہ نبی کی دُعا دیر سے تھی، مگر خدا کا شکر ہو، ہماری دعائیں دیر سے نہ ہوں گی۔ ہمیں سُننا جائے گا۔ پس ہلاک ہونے والوں کے لئے دُعا کرو۔ اُس خدا سے فریاد کرو، جس نے تمہیں چھوڑ دیا ہے، کہ وہ اُنہیں بھی چھوڑ دے جو تمہارے جیسے ہیں۔ کہا گیا ہے کہ آسمان میں تین بڑے تعجب ہوں گے—پہلا، بہت سوں کو وہاں دیکھنا جنہیں ہم نے کبھی نہ سمجھا کہ وہ جلال میں ہوں گے۔ دوسرا، بہت سوں کو یاد کرنا جو ہمیں یقینی لگتے تھے کہ وہ محفوظ ہوں گے، مگر وہ نہ ملیں گے۔ اور تیسرا اور سب سے بڑا تعجب یہ پانا ہوگا کہ ہم خود وہاں موجود ہیں۔

یقین ہے کہ جو کوئی جلال کی اُمید رکھتا ہے، وہ اسے ایک معجزہ جانتا ہے، اور یہ ارادہ کرتا ہے، ”اگر میں نجات پایا ہوں تو “سب سے بلند آواز میں گاؤں گا، کیونکہ مجھے سب سے زیادہ خدا کی کثرتِ رحمت کا مقروض ہوں گا۔

اب چند سوالات پوچھنے چاہتا ہوں اور پھر ختم کرتا ہوں۔ پہلا—اور ہر شخص اپنے آپ سے پوچھے—کیا میں اُس وقت بچا رہوں گا جب شریر قتل ہوں گے؟ ابھی اپنے دلوں کو جواب دو۔ مرد، عورتیں، بچے—کیا اُس آخری عظیم دن تمہیں بخشا جائے گا؟ کیا تم مسیح میں ہو؟ کیا تمہیں اُس میں بھلی اُمید ہے؟ اپنے آپ سے جھوٹ نہ بولو۔ تمہیں ترازو میں تولا جائے گا—کیا تم کمی کے پائے جاؤ گے یا نہیں؟ ”کیا میں بچا رہوں گا؟“ یہ سوال تمہاری روحوں کو جلانے۔

اگلا سوال: کیا میرے عزیز بچائے جائیں گے؟ میری بیوی، میرا شوہر، میرے بچے، میرا بھائی، میری بہن، میرا باپ، میری ماں—کیا یہ سب نجات پائیں گے؟ مبارک ہیں ہم جو کہہ سکتے ہیں، ”ہاں، ہم ایمان رکھتے ہیں کہ وہ نجات پائیں گے،“ جیسا کہ ہم میں سے کچھ خوشی سے اُمید رکھتے ہیں۔ مگر اگر کہنا پڑے، ”نہیں، مجھے ڈر ہے کہ میرا بیٹا توبہ نہیں لایا، یا میرا باپ نجات نہیں پایا،“ تو پھر چین نہ لو جب تک کہ اُن کی نجات کے لئے خدا سے کشتی نہ لڑو۔

اے نیک بیوی، اگر کہنا پڑے، ”مجھے اندیشہ ہے کہ میرا شوہر نجات یافتہ نہیں،“ تو میرے ساتھ دعا میں شریک ہو۔ فوراً سر جھکاؤ اور اپنے خدا کے حضور پکارو، ”اے خُداوند، ہمارے بچوں کو بچا! اے خُداوند، ہمارے والدین کو بچا! اے خُداوند، ہمارے شوہروں اور بیویوں، بھائیوں اور بہنوں کو بچا، اور ہمارے سب خاندان کو آسمان میں جمع کر، ایک غیر منقطع حلقہ بنا، تیرے“! نام کی خاطر

خُدا اُس دعا کو سنے اگر وہ اخلاص کے ہونٹوں سے نکلی ہے! میں اپنے کسی بیٹے کو آسمان میں نہ دیکھنے کا خیال بھی برداشت نہ کر سکتا—میں اُمید کرتا ہوں کہ دونوں کو وہاں دیکھوں گا، اسی لئے اُن کے لئے ہر اُس شخص سے گہری ہمدردی رکھتا ہوں جس نے اپنے گہرانے کو مسیح کے پاس آنا نہ دیکھا۔ اے کاش ہمیں فضل ملے کہ ہم بڑی لگن سے دعا کریں اور جوش سے محنت کریں اپنے سارے خاندان کی نجات کے لئے۔

اب اگلا سوال: اگر تم اور تمہارے عزیز نجات پا گئے ہیں، تو تمہارے پڑوسیوں کا کیا حال ہے، تمہارے ہم کار، تمہارے کاروباری ساتھی؟ ”اے، تم کہو،“ ”اُن میں سے بہت ہنسی اُڑانے والے ہیں۔ بہت سے اب بھی کڑوی بُرائی میں ہیں۔“ یہ دکھ دینے والی حقیقت ہے، مگر کیا تم نے اُن سے کبھی بات کی ہے؟ یہ حیرت انگیز ہے کہ ایک نرم لفظ کیا کچھ کر سکتا ہے۔ کیا تم نے کبھی کوشش کی؟

کیا تم نے اُس شخص سے کبھی بات کرنے کی کوشش کی جو ہر صبح تمہارے ساتھ راستے میں ملتا ہے؟ سوچو اگر وہ ہلاک ہو جائے! اے، یہ تمہارے لئے کیسا تلخ احساس ہوگا کہ وہ ہلاکت میں چلا گیا اور تم نے اُسے خدا کی طرف لانے کی کوشش نہ کی۔ ایسا نہ ہونے دو۔ ”مگر ہمیں زیادہ دباؤ ڈالنے والے نہ ہونا چاہیے،“ کوئی کہے گا۔ میں نہیں جانتا۔ اگر تم نے غریب لوگوں کو جلتے گھر میں دیکھا ہو، تو کوئی تمہیں الزام نہ دیتا کہ تم نے ضرورت سے زیادہ تیزی دکھائی اگر تم نے انہیں بچانے میں مدد دی۔

جب کوئی شخص دریا میں ڈوب رہا ہو اور تم کود کر اُسے باہر نکالو، تو کوئی یہ نہ کہے گا، ”تم بدتمیز اور بے جا مداخلت کرنے والے تھے، کیونکہ تمہیں اُس سے تعارف نہ تھا!“ یہ دنیا ہلاک ہوگئی ہے اور اسے بچایا جانا چاہیے—اور ہمیں اسے بچانے میں اپنی مصلحت نہ دیکھنی چاہیے۔ ہمیں کسی طرح ڈوبتے گنہگاروں کو پکڑنا ہوگا، خواہ اُن کے سر کے بالوں سے ہی کیوں نہ ہو، اس سے پہلے کہ وہ غرق ہوں۔ کیونکہ اگر وہ ڈوب گئے تو ہمیشہ کے لئے کھو جائیں گے۔ وہ بہت جلد ہمیں معاف کر دیں گے اگر ہم نے اُن سے کچھ سختی برتی، مگر ہم اپنے آپ کو کبھی معاف نہ کریں گے اگر تھوڑی سی لگن کے فقدان کے سبب ہم نے انہیں بغیر حق کے علم کے مرنے دیا۔

اے عزیز دوستو، اگر تم بچا لئے گئے جبکہ اور لوگ ہلاک ہو گئے، تو میں تم سے خدا کی رحمتوں کے وسیلہ سے، اُس ترس کے دل سے جو مسیح یسوع میں ہے، اُس خُونِ آلود زخموں سے جو خُدا کے بیٹے کے مرنے پر بہے—منت کرتا ہوں کہ اپنے ہم وطنوں سے محبت رکھو، اور اگر انہیں مسیح کے پاس نہ لا سکو تو اُن کے لئے کراہو اور روؤ۔ اگر انہیں بچا نہ سکو تو اُن پر آنسو بہاؤ۔ اگر جہنم میں تم انہیں ایک بوند ٹھنڈا پانی نہ دے سکو تو جب وہ اب بھی جسم میں ہیں انہیں اپنے دل کے آنسو دو۔

مگر کیا تم حقیقتاً خدا سے میل ملاپ کر چکے ہو؟ اے قاری، کیا تم گناہ کی اُس ہولناک بیماری سے شفا پا چکے ہو؟ کیا تم کفارہ دینے والے خُون پر بھروسہ رکھنے کی لال نشان سے مہر شدہ ہو؟ کیا تم خُداوند یسوع مسیح پر ایمان رکھتے ہو؟ اگر نہیں، تو خُداوند تم پر رحم کرے! کاش تم میں اتنی عقل ہو کہ اپنے اوپر بھی رحم کرو۔ کاش خدا کا رُوح تمہیں اُس انجام تک تعلیم دے۔ آمین۔

تفسیر از سی۔ ایچ۔ اسپروجن

آیت 14۔ کیونکہ جتنے خُدا کے رُوح کی ہدایت سے چلتے ہیں وہی خُدا کے بیٹے ہیں۔ وہ نہیں جو محض کہتے ہیں کہ ہم خُدا کے فرزند ہیں، بلکہ وہ جو حقیقتاً ثابت کرتے ہیں کہ وہ ہیں، اس طرح کہ وہ خُدا کے رُوح کی ہدایت، تاثیر اور نرم راہنمائی کے ماتحت رہتے ہیں۔

آیت 15۔ کیونکہ تُم نے غلامی کی رُوح نہیں پائی کہ پھر ڈرو، بلکہ پُتریت کی رُوح پائی ہے، جس سے ہم پُکار اُٹھتے ہیں، اِبا، اے باپ!

ہم نے کبھی غلامی کی رُوح پائی تھی۔ ہم نے محسوس کیا تھا کہ ہم شریعت کے ماتحت ہیں اور شریعت ہمیں لعنت دیتی ہے۔ ہم نے اُس کے سخت مطالبات کو محسوس کیا اور یہ بھی کہ ہم اُن کو پورا نہ کرسکے۔ اب وہ رُوح جاتی رہی اور ہم نے آزادی کی رُوح، فرزند کی رُوح، پُتریت کی رُوح پائی ہے۔ میرا خیال ہے رسول جب یہ کلام کرتا ہے اور کہتا ہے ”تُم“ تو اپنے دل میں پُتریت کی رُوح کو اتنا محسوس کرتا ہے کہ وہ اسے دوسروں کی طرف منسوب کر کے الگ بیان نہ کرسکتا تھا۔ اُسے اِس میں خود کو بھی شامل کرنا پڑا اور یوں کہتا ہے، ”تُم نے پُتریت کی رُوح پائی ہے، جس سے ہم پُکار اُٹھتے ہیں، اِبا، اے باپ۔“ گویا وہ چاہتا تھا کہ اِس امر کو ظاہر کرے کہ وہ خود بھی اِس مبارک رُوح کا شریک ہے۔ افسوس اُس واعظ پر جو فرزند کی رُوح کا وعظ کرے مگر خود اُس کو کبھی نہ چکھا ہو۔ افسوس ہم پر اگر ہم دوسروں کو فرزند کی رُوح سکھا سکیں مگر کبھی اپنی جان میں ”یہ نہ سنیں کہ وہ پُکارے، اِبا، اے باپ۔“

آیت 16۔ وہی رُوح ہماری رُوح کے ساتھ گواہی دیتا ہے کہ ہم خُدا کے فرزند ہیں۔ یہ ہماری رُوح کے ضمیر کی شہادت کی تصدیق کرتا ہے۔ ہم محسوس کرتے ہیں کہ ہم خُدا کے فرزند ہیں اور خُدا کا رُوح آگے بڑھ کر ایک دوسرا، بلکہ اُس سے بھی بڑا اور اعلیٰ گواہ بنتا ہے تاکہ اِس شہادت کی توثیق کرے کہ ہم خُدا کے فرزند ہیں۔

آیت 17۔ اور اگر فرزند ہیں تو وارث بھی ہیں، یعنی خُدا کے وارث اور مسیح کے ہم میراث، اگر ہم اُس کے ساتھ دکھ اُٹھائیں تاکہ اُس کے ساتھ جلال بھی پائیں۔ یہ سب کچھ اُس کے ساتھ ہے۔ اُس کے ساتھ دکھ میں، اُس کے ساتھ جلال میں، اُس کے ساتھ لوگوں کی رسوائی میں، اُس کے ساتھ باپ کے دہنے ہاتھ پر عزت میں۔ لیکن اگر ہم اُس کے ساتھ پست روی کی راہ سے کترائیں تو ہم توقع رکھیں کہ اُس کے جلال کے دن وہ ہمیں انکار کرے گا۔

آیت 18۔ کیونکہ میری دانست میں اِس زمانے کے دکھ اُس جلال کے مقابل کے لائق نہیں جو ہم پر ظاہر ہونے والا ہے۔ یہ دکھ خواہ کتنے بھی سخت ہوں مگر ابدی جلال کے مقابل مختصر ہیں۔ نہایت ہی حقیر، قابلِ شمار بھی نہیں۔ ایسا جیسے ایک بوند دریا میں گر کر اُس میں گم ہو جاتی ہے۔

آیات 19-21۔ کیونکہ مخلوقات بڑی آرزو سے خُدا کے فرزندوں کے ظاہر ہونے کی منتظر ہیں۔ کیونکہ مخلوقات بطالت کے تابع کی گئیں۔ نہ اپنی مرضی سے بلکہ اُس کی طرف سے جس نے انہیں تابع کیا امید پر۔ اِس لئے کہ وہ مخلوقات بھی فساد کے بندھن سے خُدا کے فرزندوں کی جلالی آزادی تک آزاد کی جائیں گی۔ مادہ پرستی کے لئے بھی ایک مستقبل ہے۔ یہ مٹی کا بدن جس میں ہم بستہ ہیں، ایک دن خُدا کے نور سے روشن ہوگا۔ یہ بدن جو اب تک خاک کے ساتھ جڑا ہے اور گویا آزاد نہ ہوا، کیونکہ درد، کمزوری اور موت کے تابع ہے۔ یہ بھی ایک دن خُدا کے فرزندوں کی جلالی آزادی میں لایا جائے گا۔

آیات 22-23۔ کیونکہ ہم جانتے ہیں کہ ساری مخلوقات آج تک مل کر کراہتی اور درد زہ میں تڑپتی ہے۔ اور صرف وہی نہیں بلکہ ہم آپ بھی جن کے پاس رُوح کے پہلوٹھے ہیں، آپس میں کراہتے ہیں اور پُتریت یعنی اپنے بدن کی مخلصی کے منتظر ہیں۔ جان نے اپنی مخلصی پالی ہے۔ اِسی لئے دل خوش ہے اور زبان مسرور۔ مگر بدن نے اب تک اپنی مخلصی نہ پائی۔ یہ قیامت کے وقت ہوگا۔ تب پُتریت ہوگی، ”اپنے بدن کی مخلصی۔“ اے مبارک حقیقت! اگرچہ اب ہمارا بدن مخلوقات کے ساتھ بندھن میں ہے، لیکن وہ آزاد کیا جائے گا اور ہم یعنی انسان پورا کا پورا، بدن بھی، جان بھی اور رُوح بھی۔ خُدا کے فرزندوں کی آزادی میں لائے جائیں گے۔

آیات 24-25۔ کیونکہ ہم امید سے نجات پائے ہیں۔ مگر جو چیز دیکھی جاتی ہے وہ امید نہیں۔ کیونکہ جو دیکھتا ہے وہ کیوں امید کرے؟ لیکن اگر ہم اِس چیز کی امید کریں جو نہیں دیکھی گئی تو صبر سے اُس کے منتظر رہتے ہیں۔ اے بھائیو! اگر ہم سب کچھ پا لیتے جو چاہا تو امید کے لئے کوئی جگہ نہ رہتی۔ اگر ہمیں وہ سب مل جاتا جو ملنے والا ہے، تو امید، جو فضلوں میں سے ایک شیریں فضل ہے، اُس کے لئے کوئی گنجائش نہ رہتی۔ مگر یہ مبارک ہے کہ امید ہے۔ اگرچہ کہا گیا ہے کہ ایمان اور امید آسمان میں نہ ہوں گے، لیکن میں اِس پر شک کرتا ہوں۔ میرا یقین ہے کہ وہ کبھی نہ مریں گے۔ ”اب یہ تینوں قائم رہتے ہیں۔ ایمان، امید اور محبت۔“ آسمان میں بھی ہمیشہ خدا پر بھروسے کی جگہ ہوگی، یہ اعتماد کہ وہ کبھی ہمیں اپنی خوشنودی سے خارج نہ کرے گا۔ دوسری آمد کے انتظار کی جگہ ہوگی۔ دنیا کی فتح کے انتظار کی جگہ ہوگی۔



—اُس وعدے کی تکمیل کے انتظار کی جگہ ہوگی کہ سب برگزیدے جلال میں لائے جائیں۔ ہمیشہ کچھ نہ کچھ اُمید کے لائق ہوگا، ہمیشہ کچھ نہ کچھ ایمان کے لائق۔

آیت 26۔ اسی طرح رُوح بھی ہماری کمزوری میں مدد کرتا ہے۔  
خاص کر دعا میں ہماری کمزوریوں میں، کیونکہ سب سے زیادہ کمزوری وہیں ظاہر ہوتی ہے۔  
کیونکہ ہم نہیں جانتے کہ کیا دعا کریں جیسا کرنا چاہیے لیکن رُوح آپ ہی ایسی آپس بھرتا ہے جو بیان میں نہیں آتیں اور ہماری شفاعت کرتا ہے۔  
میں سمجھتا تھا کہ لکھا ہوگا، ”رُوح ہمیں سکھاتا ہے کہ کیا دعا کریں۔“ لیکن وہ اس سے زیادہ کرتا ہے۔ وہ ہمیں محض سکھاتا ہے، ”ہی نہیں بلکہ ہماری شفاعت بھی کرتا ہے“ ایسی آہوں کے ساتھ جو بیان میں نہیں آتیں۔

آیت 27۔ اور دلوں کا جانچنے والا جانتا ہے رُوح کی نیت کیا ہے کیونکہ وہ مقدسوں کے لئے خُدا کی مرضی کے مطابق شفاعت کرتا ہے۔  
یہ دعا کا راز ہے۔ جو کچھ خُدا کی مرضی ہے، وہی خُدا کا رُوح دعا کرنے والوں کے دلوں پر لکھ دیتا ہے اور وہ اُسی چیز کے لئے دعا کرتے ہیں جو خُدا دینا چاہتا ہے۔

آیت 28۔ اور ہم کو معلوم ہے کہ سب چیزیں مل کر خُدا سے محبت رکھنے والوں کے لئے بھلائی پیدا کرتی ہیں، یعنی اُن کے لئے جو اُس کے ارادہ کے مطابق بُلانے گئے ہیں۔  
ہم جانتے ہیں۔ ہمیں یقین ہے۔

آیات 29-30۔ کیونکہ جن کو اُس نے پہلے سے پہچانا انہیں پہلے سے مقرر بھی کیا کہ اُس کے بیٹے کے ہمشکل ہوں تاکہ وہ بہت سے بھائیوں میں پہلوٹھا ٹھہرے۔ اور جن کو اُس نے پہلے سے مقرر کیا انہیں بُلایا بھی اور جن کو بُلایا انہیں راستباز بھی ٹھہرایا اور جنہیں راستباز ٹھہرایا انہیں جلال بھی بخشا۔  
یہ کڑیاں کبھی نہ ٹوٹیں گی۔ جہاں خُدا ایک برکت دیتا ہے وہاں باقی بھی دیتا ہے۔ بیچ میں کہیں ناکامی کی گنجائش نہیں۔ جنہیں پہلے سے مقرر کیا وہی بُلانے گئے، اور جو بُلانے گئے وہی راستباز ٹھہرائے گئے، اور جو راستباز ٹھہرائے گئے وہی جلال پائیں گے۔

آیات 31-33۔ پس ان باتوں کے بارے میں کیا کہیں؟ اگر خُدا ہمارے ساتھ ہے تو کون ہمارے خلاف؟ جس نے اپنے بیٹے کو بھی دریغ نہ کیا بلکہ ہم سب کے لئے اُسے حوالہ کر دیا، وہ اُس کے ساتھ ہمیں اور سب چیزیں کیوں نہ بخشے گا؟ کون خُدا کے برگزیدوں پر الزام لگانے گا؟  
کون؟ کون سکتا ہے؟ کون جرأت کرے گا؟

آیات 33-35۔ خُدا ہے جو راستباز ٹھہراتا ہے۔ کون ہے جو سزا دے؟ مسیح ہے جو مرگیا بلکہ اُس سے بھی بڑھ کر جی اُٹھا، جو خُدا کے دہنے ہاتھ پر ہے اور جو ہماری شفاعت بھی کرتا ہے۔ کون ہمیں مسیح کی محبت سے جُدا کرے گا؟ کیا مصیبت، یا تنگی، یا ستانا، یا کال، یا ننگا پن، یا خطرہ، یا تلوار؟  
یہ سب کچھ بوجھا اور اپنا بُرا سے بُرا کر چکے۔

آیت 36۔ ”جیسا لکھا ہے،“ ہم تیری خاطر دن بھر قتل کیے جاتے ہیں۔ ہم ذبح کے لئے بھیڑوں کے مانند گئے جاتے ہیں۔  
مگر کیا ان سب نے مقدسوں کو مسیح کی محبت سے جُدا کیا؟ کیا انہوں نے مقدسوں کو مسیح سے محبت رکھنے سے باز رکھا یا مسیح کو اپنی اُمت سے محبت کرنے سے باز رکھا؟

آیات 37-39۔ نہیں، بلکہ ان سب چیزوں میں ہم اُس کے وسیلہ سے جس نے ہم سے محبت کی ہے زیادہ غالب ہیں۔ کیونکہ مجھے یقین ہے کہ نہ موت نہ زندگی نہ فرشتے نہ حکومتیں نہ حال کی چیزیں نہ اُندہ کی نہ قدرتیں نہ بلندی نہ پستی نہ کوئی اور مخلوق ہمیں خُدا کی اُس محبت سے جو ہمارے خُداوند مسیح یسوع میں ہے جُدا کر سکے گی۔  
جس کے لئے ثالث اقدس کے نام کو ابداً الابد تک مبارک ہو! آمین۔